# اہل بیت واصحابِ مصطفیٰؐ کی محبت وتعظیم۔حقوقِ مصطفیٰؐ کا تقاضا

عاصم نعیم*

## موضوع کا تعارف:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی تمام مخلوقات میں سب سے افضل مخلوق قرار دے کر، اسے اپنی خلافت ونمائندگی کا تاج اور اعزاز عطا فرمایا۔انسانوں میں انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو برگزیدہ ترین جماعت قرار دیتے ہوئے اسے اپنے خاص فضل وکرم سے نوازا۔انبیاء میں سے سیدنا محمد مصطفیٰؐ کو سب سے اشرف واعلیٰ مرتبے پر سرفراز فرمایا۔آپؐ کی اطاعت، اللہ تعالیٰ کی توحید سے مل کر، تکمیلِ ایمان کا اہم ترین عنصر ہے۔ایمان کے قیام واستحکام اور کامل وثابت ہونے کا مدار، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ تعلق کی مضبوطی واستحکام پر ہے۔انبیاء علیہم السلام کے بعد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ اور آپ کے اہل بیتِ عظامؓ، کی جماعت کو رب تعالیٰ نے خصوصی اعزاز وشرف سے سرفراز فرمایا۔یہ وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں، جن کی زندگیوں کو، رسول اللہ ﷺ نے، ہدایت کی شاہراہِ مستقیم پر ڈال دیا تھا، اوران کے اندر ایمان کی ایسی طاقت اورعزم کی ایسی صلابت بھر دی تھی کہ اس خاصیت نے اسی دور کے انسانوں کو ہی حیرت سے دوچار نہیں کیا بلکہ آج تک جو بھی انسان ان کی زندگیوں کی روداد پڑھتا اور سنتا ہے، وہ ہل کے رہ جاتا ہے۔تاریخ کے صفحات پر ثبت ہونے والے یہ دائمی نقوش، قرآن کی ابدی تعلیمات اور رسولِ معظمؐ کے اسوۂ حسنہ کا عملی نمونہ ہیں۔جس طرح محمد مصطفیٰؐ کو تمام انبیاء میں ایک امتیاز وانفرادیت حاصل ہے، اسی طرح آپ کے صحابہؓ واہلِ بیتؓ کو بھی پوری امت میں ایک اوّلیت وفوقیت اور رفعت وعظمت حاصل ہے۔تاریخ کے صفحات پر ثبت یہ نقوش، تقویٰ وطہارت، امانت ودیانت، شجاعت وبسالت، عزیمت واستقامت، ارادہ وعمل، صدق واخلاص، احساس ومروت، وفاداری وجاں نثاری کے بے نظیر مظاہرے ہیں۔اس اہمیت ووقعت کا تقاضا ہے کہ اس طبقۂ رفیعہ کو محبت وعظمت کے مقامِ رفیع کا مستحق سمجھا جائے، رسول اللہ ﷺ کی محبت کے تقاضے کے طور پر، انہیں نہ صرف اپنی محبتوں وعقیدتوں سے نوازا جائے بلکہ آپؐ کے ان تربیت یافتہ شاگردوں ومتعلقین سے اپنے منہج ومذہب پر سندِ توثیق حاصل کی جائے۔بایں وجہ اصحابِ رسول اور آلِ رسول سے محبت کے مسئلہ کو علمائے اہلِ سنت نے مسائلِ اعتقاد میں شامل کیا ہے۔

اہلِ بیت واصحابِ رسولؐ کی محبت وعظمت کا صحیح مفہوم کیا ہے؟ اس کے علمی وعملی تقاضے کیا ہیں؟ قرآنِ کریم اور سنتِ رسولؐ میں ان کی کن حیثیتوں کی نشان دہی کی گئی ہے؟ اس سے انحراف کی صورت میں کون سی ایمانی وروحانی اور شرعی قباحتیں سامنے آسکتی ہیں؟

یہ اور اس طرح کے دیگر سوالات کے جوابات مقالہ میں زیرِ بحث لائے گئے ہیں، اور تحقیق کے معروف ضوابط کو ملحوظ

---

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

رکھتے ہوئے اسے ایک علمی بحث بنایا گیا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ، اولادِ آدم کے سردار، اور کائنات کے افضل ترین انسان ہیں۔آپ کے مقام ومرتبہ کی درخشانی، اور شان وشوکت کی تابانی پر قرآن کے صفحے گواہ ہیں۔آپ کا مقامِ محمود پر فائز ہونا، شفاعتِ کبریٰ کا حامل ہونا اور حوضِ کوثر کا والی ہونا، ایسے امتیازات ہیں، جن کا اقرار ہر مسلمان کو ہے۔جس طرح آپ اپنی ذات وصفات کے اعتبار سے افضل ہیں، اسی طرح آپ کا گھرانہ اور آپ کے اصحاب، سب گھرانوں اور جماعتوں سے افضل ہیں۔آپ کے گھرانے میں سے جن لوگوں نے اسلام اور ایمان قبول کرلیا، اسے نسبی شرافت کے ساتھ شرفِ صحابیت بھی حاصل ہوگیا، اور شرفِ صحابیت بذاتِ خود ایک ایسا شرف ہے کہ اس کے برابر اور کوئی شرف نہیں ہوسکتا۔صحابہؓ نبوت اور امت میں واسطہ بنے۔یہ وہ افراد ہیں جن کا تذکرہ مومنوں کے ایمان کو جلا بخشتا ہے۔حیاتِ صحابہؓ کے واقعات ایمان افروز ہیں، جن کی زندگیوں میں رقائق، زہد، دین داری، اور تقوی ونیکی کی تابناک مثالیں موجود ہیں۔بہادری، دلیری، اور جہاد کی روح پرور داستانیں انہیں کے تذکروں سے عبارت ہیں۔کئی عظیم الشان اور ناقابلِ یقین کارنامے ہیں، جو صحابہ کے ہاتھوں دنیا میں انجام پائے۔ایمان کی دولت سے تہی گروہوں کی الزام تراشیوں کے مدِّ مقابل صحابہؓ کا دفاع کرنا اور ان کے ساتھ اپنی ایمانی وابستگی کا اظہار کرنا، ایک مومن مسلمان کی شان ہے۔

صحابہ اور اہلِ بیت سے کون لوگ مراد ہیں؟ جمہور امت اور محدثین وفقہاء کے مطابق جس شخص کی حضورؐ سے ایمان کی حالت میں ملاقات ہوئی ہو، اور اسلام ہی پر اس کی وفات ہوئی ہو، وہ صحابی ہے۔(۱)، اسی طرح اہلِ بیت سے مراد آپؐ کی ازواجِ مطہرات اور آپ کے خاندان کے وہ افراد، واصحاب ہیں جن پر صدقہ وخیرات حرام قرار دیا گیا ہے، یعنی بنی ہاشم وبنی عبدالمطلب وبنی عباس۔(۲)

## مقامِ صحابہؓ واہلِ بیتؓ قرآن وسنت کی روشنی میں:

اہلِ بیت کی شان وفضیلت اور ان کی طہارت وپاکیزگی کے بیانات قرآن میں موجود ہیں۔قرآن وسنت میں جہاں صحابہ کے فضائل کا تذکرہ ہے، ان میں اہلِ بیت بھی معناً داخل ہیں۔اہلِ بیت کا جو فرد ایمان کی دولت سے مالا مال ہوا، وہ آپؐ کا امتی بن کر آپ کا صحابی بھی بنا۔قرآنِ حکیم اور سنتِ رسولؐ میں متعدد مقامات پر صحابہ کرامؓ کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ان آیات واحادیث میں صحابہ کرامؓ کی عظمت ورفعت، ان کے احترام اور ان سے محبت کے بارے میں متعدد احکام وہدایات موجود ہیں، جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں۔

### ۱۔ صحابہ کرام بشمول اہلِ بیتؓ۔بہترین امت اور اللہ تعالیٰ کے منتخب بندے:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں ''خیر امۃ'' قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾ (۲)

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قرآن مجید اور احادیثِ نبوی کا ظاہری مصداق، آپؐ کی پوری امت ہے مگر اس کا اولین مصداق، صحابہ کرامؓ ہیں، بلکہ بعض صحابہ اور تابعین نے بھی "خیر امۃ" سے مراد "صحابہ کرامؓ" لیے ہیں۔ گویا صحابہ کرامؓ کو تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔ آنحضورﷺ نے فرمایا:

**"خير امتى قرنى، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم."** (۷)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے آپؐ سے پوچھا: **یارسول اللہ (ﷺ) ایّ الناس خیر**، فرمایا: **القرن الذی کنت فیه** (اس زمانے کے لوگ بہتر ہیں جس میں، مَیں ہوں) (۸)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

**"اكرموا اصحابى فانهم خياركم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم."** (۹)

بلکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں کو دیکھا تو تمام بندوں کے دلوں سے بہترین دل محمدﷺ کا پایا تو اسے اللہ نے اپنے لیے چن لیا اور اسے اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدﷺ کے دل کو منتخب کرنے کے بعد بندوں کے دلوں کو دیکھا تو ان کے صحابہ کا دل تمام بندوں کے دلوں سے بہترین پایا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے نبی کا وزیر بنا دیا۔" (۱۰)

مفتی محمد شفیع، سورہ انفال کی آیت: ﴿يَآاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (۱۱) (اے نبی تجھے اللہ کافی ہے اور ان مومنوں کو جو تیری پیروی کر رہے ہیں) کے ضمن میں کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ کے لیے حقیقت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ اور ظاہر کے اعتبار سے مومنین کی جماعت (صحابہؓ) کافی ہے آپ کسی بڑے سے بڑے دشمن کی تعداد یا سامان سے خوفزدہ نہ ہوں۔(۱۱)(ب) مذکورآیتِ کریمہ سے صحابہ کرامؓ کی عدالت بھی ثابت ہوتی ہے کیوں کہ آپ کے ہمراہ یہی حضرات مئویّد اور منصور من اللہ تھے۔

صحابہ کرامؓ کی فضیلت میں یہ آیتِ کریمہ بھی شاہد و عادل ہے۔ فرمانِ رب ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ﴾. (۱۲) (الف)

"اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے یہی لوگ تمام مخلوق سے بہتر ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، ابدالآباد ان میں رہیں گے، اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش، یہ صلہ اس کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے۔"

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

آیتِ مذکور کے مفہوم سے مستفاد ہے کہ صحابہؓ انبیاء کے علاوہ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔

سورۃ الفتح کی آخری آیت (۱۲) (ب) میں اللہ تعالیٰ نے "**محمد رسول الله**" کے الفاظ سے آپ کے رسول ہونے کا دعویٰ کیا، پھر دلیل کے طور پر صحابہ کرامؓ کا ذکر کر کے ان کے اوصافِ حمیدہ اور اخلاقِ حسنہ بیان فرمائے۔ گویا اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ کی رسالت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس خطہ عرب میں جو ہر قسم کی گمراہی کا مرکز تھا، ہمارے نبیؐ نے ایک تھوڑی سی مدت میں ایک انقلابِ عظیم برپا کر دیا اور اس نے اپنے گرد ہدایت کے پیروکاروں کی ایسی مخلص جماعت اکٹھی کر لی جو آپ کی معیت میں کافروں پر بڑے سخت ہیں، مگر آپس میں بہت نرم اور رحمدل ہیں۔ عبادت و اخلاص، اور اخلاقِ حسنہ میں سارے انسانوں سے بڑھ کر ہیں۔

## ۲۔ صحابہؓ کے ایمان پر لب کشائی، منافقت کی علامت:

دنیا میں کوئی بڑی سے بڑی صداقت اور حقیقت ایسی نہیں جس کے منکر اور مخالف موجود نہ ہوں۔ توحید، قرآن اور رسالتِ انبیاء جیسی ٹھوس حقیقتوں کے منکر موجود ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور اہلِ بیتؓ اس کلیہ سے کب مستثنیٰ ہو سکتے تھے۔ پہلی صدی ہی کے وسط سے منافقین نے معاذ اللہ، راویانِ قرآن اور حاملینِ سننِ محمدیہ ﷺ یعنی صحابہ کرامؓ کی عدالت وامانت پر انگشت نمائی کی۔ ان کے تقویٰ وطہارت اور ایمان واخلاص پر معاندانہ حملے کیے۔ ان کی تمام دینی کوششوں اور قربانیوں کو فاسدانہ اغراض پر محمول کر کے اپنے لیے ضلالت اور جہنم کی راہ اختیار کی۔ یہ رویہ دراصل تعلیماتِ قرآن پر سے اعتماد اٹھانے اور سنتِ نبویؐ کو پامال کرنے کی مکروہ سازش ہے۔ اس رویہ کے حاملین بعد کے ادوار میں بھی موجود رہے۔ فلہٰذا اغلط سلط روایات اور تاریخی اخبار سے بے دھڑک صحابہ کرامؓ پر ہر قسم کے گناہوں کا الزام لگاتے جانا، کتاب اللہ کی صریح خلاف ورزی ہے۔ صحابہ کرامؓ کو اللہ تعالیٰ نے کفر وفسوق وعصیان سے محفوظ رکھا تھا۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ كَرَّهَ اِلَيۡكُمُ الۡكُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡيَانَ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوۡنَ﴾ (۱۳)

"تمہیں کفر بے حکمی اور نافرمانی سے بے زار کر دیا ہے۔ یہی لوگ ہدایت یافتہ نیکوکار ہیں۔"

خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے قرن کو خیر القرون قرار دے کر ان کی افضلیت و برتری پر مہر ثبت کر دی، ایسی نورانی مخلوق کی عیب جوئی اور ان پر مطاعن ومثالب کا باب وا کرنا، ان کی عدالت کو مجروح کرنا، دنیا وآخرت میں ذلت و رسوائی کا باعث تو بن سکتا ہے، ایسی سعی وکاوش بامراد نہیں ہو سکتی۔

## ۳۔ عدل وتقویٰ پر قائم، اور ان کا ایمان دوسروں کے لیے نمونہ:

ارشادِ ربانی ہے:

﴿كَذٰلِكَ جَعَلۡنٰكُمۡ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَيۡكُمۡ شَهِيۡدًا﴾ (۱۴)

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''اوراس طرح ہم نے تم کوامت وسط بنایا ہے تا کہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہواور رسول ﷺ تم پر گواہ ہو۔''

اس آیت میں بھی صحابہ کرامؓ کے عادل ہونے کا اثبات پایا جاتا ہے۔۱۵؎ چوں کہ تمام صحابہ کرامؓ عدالتِ مطلقہ پر فائز ہیں اس لیے ان کی اطاعت واجب ہے۔ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مَنۡ یَّعۡتَصِمۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ﴾ (۱۶)

''جواللہ کا دامن مضبوطی سے تھامے گا وہ ضرور راہِ راست پالے گا۔''

مزید ارشاد ہوا:

﴿فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوۡا وَ اِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا هُمۡ فِیۡ شِقَاقٍ فَسَیَکۡفِیۡکَهُمُ اللّٰهُ وَ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ﴾ (۱۷) (الف)

صحابہ کرامؓ نے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا اور وہ راہِ راست کی طرف ہدایت یافتہ تھے۔اس لیے ان کی اتباع واجب ہے۔ (۱۷)(ب) ان حضرات کو قبولِ ایمان میں پوری امت سے سبقت حاصل تھی، جیسا کہ قرآن میں ذکر ہے:

﴿وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ اُولٰٓئِکَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ﴾ (۱۸)

''اور جو آگے بڑھنے والے ہیں (ان کا کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں، وہ بالکل قربت حاصل کیے ہوئے ہیں، نعمتوں والی جنت میں ہیں۔''

ایمان اور اعمالِ خیر میں سبقت جیسے عام امت کی نسبت تمام صحابہ کرامؓ کو حاصل ہوئی ہے، اس طرح صحابہ کرام میں بھی مدارج ہیں۔سابقین اولین بھی ہیں اور متاخرین بھی۔

سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۱۰ (کنتم خیر امۃ ۔۔۔الخ) سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ وہ بہترین امت ہیں، وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ معروف کا حکم دیتے ہیں اور معروف و نیکی میں حکم ماننا واجب ہے۔

## ۴۔مغفرت و بخشش اور عزت کی زندگی کی بشارت:

لازمہ بشریت کے تحت قرآن کریم نے جہاں ان کی چند خطائیں ذکر کی ہیں، وہ وعظ و تنبیہ کے علاوہ ان حضرات کی مدح و مغفرت پر مشتمل ہیں۔جیسا کہ ارشاد ہوا:

﴿لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ یُبَایِعُوۡنَکَ تَحۡتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ فَاَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ عَلَیۡهِمۡ وَ اَثَابَهُمۡ فَتۡحًا قَرِیۡبًا﴾ (۱۹)

''اے پیغمبر۔جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے خوش ہوا اور جو صدق و خلوص ان کے دلوں میں تھا، وہ ان سے معلوم کر لیا تو ان پر تسلی نازل فرمائی، انہیں قریب کی فتح عطا فرمائی۔''

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قرآن کی یہ آیت صحابہ کے قطعی طور پر صادق وراست رو اور قابل اعتماد ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے جنتی ہونے کی واضح دلیل ہے۔سورہ انفال میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾ (۲۰) (الف)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں لڑتے رہے، اور جنہوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے خدا کے ہاں بخشش اور عزّت کی روزی ہے۔''

صحابہؓ میں ان کی دینی خدمات کی بنا پر درجات میں تفاوت کا ذکر کیا گیا ہے، تاہم سب کے لیے و کُلًّا وعدالله الحسنٰی کی نوید سنائی گئی ہے۔(۲۰)(ب)

## ۵۔''صادقون وصادقین، حزب اللہ'' کے القاب وخطابات:

صحابہ کرامؓ خود سچے تھے اور سچائی کی تصدیق کرنے والے تھے۔ایک مقام پر فرمایا۔ یا ایھاالذین اٰمنوا اتقوا الله و کونوا مع الصادقین (۲۱) (اے ایمان والو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو)

ایک اور آیت میں ارشاد ہوا ہے:

﴿لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾ (۲۲) (الف)

''اور فیئ کا مال) ان مفلسان تارک الوطن کے لیے بھی ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے جدا کر دیئے گئے اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلب گار، اور اللہ اور اس کے رسول کے مددگار، یہی لوگ سچے ہیں۔''

یقیناً کوئی قوم وامت، اصحابِ محمدﷺ کے ایثار وقربانی کی نظیر پیش نہیں کرسکی اور نہ ہی قیامت تک پیش کرسکتی ہے۔اس لیے رب تعالیٰ نے ان کو مکمل اور اول درجہ میں کامیاب ہونے کی سند دے دی، نیز شرفِ صحابیت سے مشرف ہونے والوں کو اپنا لشکر قرار دیا ہے۔چنانچہ قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (۲۲) (ب)

''یہ وہ اصحابِ رسولﷺ ہیں، جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور نصرتِ غیبی سے ان کی تائید

This document was created by an application that isn’t licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

فرمائی اور وہ انہیں ایسے باغات میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ وہ اللہ کا لشکر ہیں اور سن لو اللہ کا لشکر ہی کامران ہونے والا ہے۔''

## ۶۔ آپس میں رحمدل ومہربان اور کافروں کے لیے سخت وشدید:

قرآنِ حکیم نے ان کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ......﴾ (۲۳)

''محمد، اللہ کے رسول ہیں، اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بھاری ہیں، اور آپس میں ایک دوسرے کے لیے رحم دل ہیں۔''

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (۲۴)

''لیکن خود رسول اللہ (ﷺ) اور آپ کے ساتھ کے ایمان والے، اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ بھلائیوں والے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔''

اس آیت میں نبی ﷺ اور صحابہؓ کی قربانیوں کا معاً ذکر ہے اور دونوں کو بھلائی اور کامیابی کے نتیجے سے شاباش کر دیا ہے۔

صحابہ واہلِ بیت کے مابین مثالی محبت واخوت اور یگانگت موجود تھی۔ پوری زندگی یہ مل جل کر رہے۔ دارِ ارقم سے غزوہ حنین تک انہوں نے اکٹھے کفر ونفاق کا مقابلہ کیا اور دینِ متین کی حفاظت کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا تھا اور ان کے دل ایک دوسرے کے لیے صاف تھے۔ اہلِ بیت نے صحابہ کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھے، ان کی باہم رشتہ داریاں قائم تھیں۔

## ۷۔ فروگذاشتوں وخطاؤں پر دنیا میں ہی ان کی توبہ کی قبولیت کی نوید اور مغفرت کا وعدہ:

چند صحابہ کرامؓ سے زندگی میں اگر چند فروگذاشتوں اور خطاؤں کا صدور ہوا بھی تو یہ صدور ان میں خوف وخشیتِ الٰہی کے اس مقامِ اعلیٰ کی نشان دہی کرتے ہیں جو صرف ان ہی کے لیے مخصوص تھا۔ چنانچہ ان گناہوں پر ایسی توبہ اور انابت الی اللہ نصیب ہوئی کہ تمام دنیا کی توبہ اس کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ غزوہ تبوک کے موقع پر چند مخلصین سے تخلف عن الجہاد ہوا۔ پھر ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اس کا تذکرہ سورہ توبہ میں ہوا، ﴿ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (۲۵) ساتھ ہی اگلی آیت میں مومنین کو تقویٰ اختیار کرنے اور صادقین کی صحبت اختیار کرنے کی ہدایت دے دی

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

گئی۔ایک مقام پر ارشاد ہوا:

﴿يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ﴾ (۲۶)

''جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور جو ان کے ساتھ ہیں، رسوانہ کرے گا ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔''

روزِ محشر بھی یہ صحابہ، نبی ﷺ کے جلو میں ہوں گے۔رسوائی سے پاک، آمنے سامنے، روشنیوں کے جھرمٹ میں چل رہے ہوں گے۔

مولانا سرفراز خان صفدر نے ایک جگہ لکھا ہے:

''نصوصِ قطعیہ اور احادیث صحیحہ وصریحہ سے ان لغزشوں پر ان حضرات کے لیے معافی اور مغفرت کی بشارتیں موجود ہیں اور جن میں صراحت نہیں، ان میں عموماتِ قطعیہ قرآنیہ اور حدیثیہ کے پیشِ نظر مغفرت اور معافی کی امید قوی، لازم اور ضروری ہے۔پھر نصوص، قطعیہ اور احادیثِ صریحہ کے مقابلے میں تاریخ کی ان رطب و یابس روایات سے استدلال کرنا، جن میں عموماً کذّاب وضّاع راوی موجود ہوں، نرا ظلمِ صریح ہے۔'' (۲۷)

## ۸۔ان کے نقشِ قدم پر چلنے والوں کے لیے اللہ کی رضامندی اور جنت کی نوید:

اس کی دلیل یہ آیت ہے:

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (۲۸)

''جن لوگوں نے ایمان میں سبقت کی، مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی، اور جنھوں نے نیکو کاری کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں، اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔''

مزید ارشاد ہوا:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ﴾ (۲۹)

''آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں بھی اور وہ بھی جس نے میری پیروی کی ہے، بصیرت پر ہیں۔''

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مشرکین کے مقابلے میں یہاں بھی متبعین صحابہ کرام ہیں۔بصیرت ویقین کے ساتھ،حضور کے ہمراہ دعوتِ توحید دے رہے ہیں۔

مزید عزت افزائی ان الفاظ سے کی گئی:

﴿قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيۡنَ اصۡطَفٰى﴾ (۳۰)

''آپ فرمادیں کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اوراس کے برگزیدہ بندوں پرسلام ہے۔''

## ۹۔اہلِ بیت سے محبت:

قرآنِ کریم نے اہلِ بیت سے محبت کوایک دینی تقاضے کےطور پر پیش کیا ہے۔

﴿قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى﴾ (۳۰. الف)

''آپ فرمادیجیے۔ میں تم سے اس پر کوئی بدلہ نہیں چاہتا،مگرمحبت رشتہ داری کی۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اپنی ایک کتاب (العقیدۃ الواسطیۃ) میں اہلِ بیتؓ سے محبت کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ کا ایک فرمان نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

''اذکرکم اللہ فی اھل بیتی ، اذکرکم اللہ فی اھل بیتی.'' (۳۰ ب)

''میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں ،اللہ یاددلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ،یاددلاتا ہوں۔''

حضورؐ کا یہ فرمان اہلِ بیت کی قدرومنزلت،ان کےحقوق کی عظمت اوران کےعلوِ مرتبت کو بیان کرتا ہے۔

الغرض قرآنِ حکیم اورسنتِ رسول کی تعلیمات کو دیکھا جائے تو آل واصحابِ رسول ﷺ کی درج ذیل صفات کی نشان دہی ہوتی ہے:

۱۔ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندے ہیں۔

۲۔ ان کے دلوں میں ایمان نقش برحجر کی مانند لکھ دیا گیا،وہ تقویٰ کی بات پر قائم رہے،اوروہ اس کے لائق تھے۔ان کا ایمان دوسروں کے لیے نمونہ ہے،اوراس ایمان پرلب کشائی،منافقت کی علامت۔

۳۔ ان کے لیے مغفرت وبخشش کی بشارت اورعزت کی زندگی ہے۔ان کے ایمان وعمل کا کوئی ہمسر نہیں۔

۴۔ اللہ،ان سے راضی اوروہ،اللہ سے راضی ہوئے۔

۵۔ دنیا میں اللہ کی خوشنودی کی بشارت اورآخرت میں جنتِ نعیم کی خوشخبریاں ہیں۔

۶۔ ان کا راستہ ہدایت کا راستہ اوران کے طریقہ سے جدا طریقہ اختیار کرنا،ضلالت وگمراہی میں پڑنے کے مترادف ہے۔

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۷۔ ان کے لیے ’’صادقون وصادقین‘‘ کے القاب وخطابات ہیں۔

۸۔ وہ آپس میں رحمدل ومہربان اور کافروں کے لیے سخت وشدید تھے۔

۹۔ ان سے ہونے والی فروگذاشتوں وخطاؤں پر دنیا میں ہی ان کی توبہ کی قبولیت کی نوید اور مغفرت کا وعدہ کیا گیا، وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے مامون ہوں گے۔

۱۰۔ ان کے نقشِ قدم پر چلنے والوں کے لیے اللہ کی رضامندی اور جنت کی نوید ہے۔

نصوصِ قرآنیہ کی شہادت سے معلوم ہوا کہ وہ کفر و نافرمانی اور فسق و فجور سے گریزاں اور متنفر اور پرہیزگاروں اور راشدون کے سرخیل تھے۔قطعی عصمت کی گارنٹی نہ ہوتے ہوئے بھی چند نفوس کے سوا سب تقریباً سب گناہ وعصیان سے محفوظ تھے۔یعنی ہمارے علم میں ان سے گناہ کا صدور بھی نہیں ہوا۔اور جن سے یہ لغزش ہوئی وہ یقیناً تائب اور عادل ہوگئے۔اجتماعی حیثیت سے وہ خطائے اجتہادی سے بھی یقیناً محفوظ ہیں۔یہی وجہ ہے کہ کسی مسئلہ پر ان کا اجماع حجتِ قطعیہ ہے، جس کا منکر کافر ہے۔

## ۱۰۔احادیث میں مقامِ صحابہؓ واہلِ بیتؓ کا خصوصی تذکرہ:

۱۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

**’’الصحابی کا لنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ‘‘** (۳۱)

’’میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں تم نے ان میں سے جس کی بھی اقتداء کی، ہدایت حاصل کی۔‘‘

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی پیروی میں ہی ہدایت ہے۔

۲۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جب تمہیں کتاب اللہ میں سے ملے تو اس پر عمل (ضروری) ہے۔تم میں سے کسی کے لیے عذر نہیں ہے کہ اسے ترک کرے۔اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنتِ جاریہ (پر عمل کرو)۔اگر میری سنتِ جاریہ میں سے نہ ملے تو میرے صحابہؓ نے جو کہا (اس پر عمل کرو)۔بے شک میرے صحابہ آسمان میں ستاروں کی مانند ہیں۔تم ان میں سے جس سے بھی جو کچھ لیا تم نے ہدایت پائی اور میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے رحمت ہے۔(۳۲) (الف) نیز حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہی اس کے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: **لا تسبّوا اصحاب محمدٍ فلمقام احدھم ساعة خیرٌ من عبادة احدکم عمره** (۳۲) (ب) (اصحابِ محمد ﷺ کو گالی نہ دو، ان کا حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک گھڑی ٹھہرنا، تمہاری ساری زندگی کی عبادت سے بہتر ہے)

۳۔ ایک اور موقع پر آپؐ نے فرمایا: **انی لا ادری ما قدر بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی و اشار الی ابی بکر و عمر.** (۳۳) (میں نہیں جانتا کہ میں تم میں کب تک رہوں تم ان کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اورآپ نے ابوبکرؓ وعمرؓ کی طرف اشارہ فرمایا)

۴۔ نیزفرمایا: **سترون من بعدی اختلافاً شدیداً فعلیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیّین عضوا علیها باالنواجذ** ۔(۳۴)(تم عنقریب میرے بعد شدید اختلاف دیکھوگے پس تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کی پیروی لازم ہے،اسے مضبوطی سے پکڑلو)صحابہ کرامؓ،معارفِ نبوت کے معتمد امین تھے۔**ما انا علیه اصحابی** کے بموجب،معیارِحق وصداقت تھے۔

آنحضرتﷺ کے پہلوئے مبارک میں ایک متحرک اورحساس قلب موجود ہے۔آپ کے جاں نثاروں اور دوستوں کی بدگوئی اور برائی کرنے سے یقیناً آپ کو بہت تکلیف ہوتی ہے،جس کی حرمت واضح ہے۔چنانچہ اس ضمن میں آپؐ کے متعدد ارشادات ہیں:

۵۔ **لا یبلغنی احد من اصحابی عن احدشیئاًفانی احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر** .(۳۵) (میرے صحابہ کا کوئی فرد دوسرے صحابی کے متعلق نامناسب بات میرے علم میں نہ لائے،کیوں کہ میں چاہتا ہوں کہ صاف دل کے ساتھ تمہارے پاس آیا جایا کروں)اس سے معلوم ہوا کہ کسی صحابی کے متعلق کوئی شکایت خواہ صحیح ہو یا غلط،آپ سننا ہی نہیں چاہتے اور اپنے دل کو اس غبار سے صاف رکھنا چاہتے ہیں۔

۶۔ ایک دفعہ حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ میں کچھ تیز کلامی ہوگئی۔حضرت خالدؓ نے آنحضور کی خدمت میں شکایت کی تو آپ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو،کیوں کہ تم میں سے اگر کوئی احد پہاڑ جتنا سونا بھی خدا کی راہ میں خرچ کردے تو وہ صحابہ کے ایک مُدّ (تین پاؤ) بلکہ اس کی نصف مقدار اناج کے انفاق کے ثواب کو نہیں پہنچ سکتا۔(۳۶)

مقامِ غور ہے کہ آپ نے حضرت خالدؓ کو جھٹلایا نہیں اور نہ ہی آپ سے گواہ طلب کیے۔بلکہ واقعہ کی صحت اور غلطی سے اعراض کرتے ہوئے ایک فیصلہ کن اصولی ہدایت تعلیم فرمائی کہ میرے صحابہ کی شکایت مت کرو اور شکایت کو بدگوئی اور سبّ سے تعبیر فرمایا،جس سے یہ اصول مستنبط ہوا کہ مثالب کے جزوی وتاریخی واقعات سب غلط ہوں یا کچھ صحیح بھی ہوں،ان کو نشر کرنا اور ان کے ذریعے صحابہ پرطعن کرنا،ان کی شکایت کرنا اور دوسروں تک پھیلانا،سب حرام ہے اور سبّ وشتم میں داخل ہے۔

۷۔ **اکرموا صحابی فانهم خیارکم** .(۳۷) (میرے صحابہ کا اکرام کروکہ وہ چنیدہ لوگ ہیں)

۸۔ **اللہ اللہ اصحابی لا تتخذوهم غرضاً من بعدی فمن احبهم فحبی احبهم و من ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن اٰ ذاهم فقداٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذاللہ ومن اٰذاللہ یوشک ان یاخذه** (۳۸)(لوگو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ان کو میرے بعد طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بنانا،کیوں کہ

This document was created by an application that isn’t licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جس نے ان سے محبت کی ،اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے دراصل میرے ساتھ اپنے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا، جس نے انہیں طعن وشتم سے تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو ایذا دی (ناراض کیا) اور جس نے اللہ کو ناراض کیا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے عنقریب اچک لے گا (اسے عذاب دے گا)

اس حدیث میں آپ نے صحابہ کی شان میں تنقیص، گستاخی اوران کی عیب جوئی پر بار بار خدا کا خوف دلایا ہے۔ان کو ہدفِ طعن بنانے سے سختی سے روکا ہے۔اپنے ساتھ محبت کی نشانی ،صحابہ کرامؓ کی محبت کو قرار دیا ہے، اور اپنے ساتھ بغض کی نشانی، ان کے ساتھ بغض کو قرار دیا ہے۔ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف اور اپنی ایذاء کو اللہ کی ایذاء قرار دیا ہے۔

۹۔ **مامن احدٍ من اصحابی یموت بارضٍ الا بعث قائداً و نوراًلهم یوم القیٰمة ۔**(۳۹) (میرا جو بھی صحابی کسی سرزمین میں فوت اور مدفون ہوگا، وہ قیامت کے دن اس سرزمین کے لوگوں کے لیے پیشوا اور نور بنا کر اٹھایا جائے گا)

## ۱۱۔صحابہ واہلِ بیتؓ سے آنحضورﷺ کی محبت:

آنحضورؐ کو اپنے تمام صحابہ، خصوصاً عشرہ مبشرہ، ازواجِ مطہرات، بنات اور اسباط سے بہت محبت تھی۔آپؐ، اپنی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے نہایت محبت رکھتے تھے اور یہ تمام صحابہؓ کو معلوم تھا۔چنانچہ لوگ قصداً ہدیے اور تحفے بھیجتے تھے، جس روز حضرت عائشہؓ کے ہاں قیام کی باری ہوتی۔(۴۰) صحابہ کرامؓ بشمول ازواج و بنات سے محبت کے واقعات کتبِ سیرت میں کثرت سے مذکور ہیں۔

سیدنا حسن وحسین ، دو ایسے روشن ستاروں کا نام ہے، جو شرفِ صحابیت کے ساتھ ساتھ آنجنابؐ کے نواسے بھی ہیں، ان کے نام بھی ان کے نانا محترمؐ نے خود رکھے تھے۔(۴۱) صرف نام ہی نہیں بلکہ ان کے کان میں اذان کہی اور ان کا عقیقہ بھی کیا۔سیدنا حسنؓ، رسول اللہﷺ سے بہت مشابہ تھے۔ایک صحابی حضرت عقبہؓ کہتے ہیں: **رایتُ ابا بکرؓ و حمل الحسنَ وھو یقول: بابی شبیهٌ بالنبی و لیس شبیهٌ بعلیّ، و علیّ یضحک** (۴۲) (میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دیکھا کہ آپ، حضرت حسن کو اٹھائے ہوئے ہیں، اور فرما رہے ہیں، میرے باپ ان پر فدا ہوں، یہ نبی کریمﷺ کے مشابہ ہیں، حضرت علیؓ سے ان کی شباہت نہیں ملتی، حضرت علیؓ یہ کلمات سن کر مسکرا رہے تھے)

صحیح بخاری میں حضرت ابوبکرؓ کا یہ فرمان موجود ہے: **ارقبوا محمداًﷺ فی اھل بیته ۔**(۴۳)(نبی کریمؐ (کی خوشنودی) آپؐ کے اہل بیت کے ساتھ محبت وخدمت کے ذریعہ تلاش کرو)

آپ ان سے والہانہ محبت فرماتے تھے۔یہ آپ کی چاہتوں کے مرکز تھے۔ان سے محبت وشفقت کا انداز نرالا تھا۔

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ: **رایت النبیﷺ والحسن علی عاتقه یقول الهم انی احبه فاحبه** (۴۴)

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور حضرت حسنؓ آپ کے کندھے پر تھے اور آپؐ یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ مجھے اس سے محبت ہے تو بھی اس سے محبت فرما)

مستدرک حاکم میں ہے، سیدنا ابوھریرہؓ کہتے ہیں:

"رایت رسول الله ﷺ وهو حامل الحسين بن علي و هو يقول اللهم اني احبه فاحبه." (۴۵)

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ حسینؓ کو اٹھائے فرما رہے تھے اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما۔''

آپ نے یہ بھی فرمایا: **حسينٌ مني و انا من الحسين** (حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں)، **احب الله من احب حسيناً** (حسینؓ سے محبت کرنے والے سے اللہ محبت فرمائے)، **سبطٌ من الاسباط** (نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے) (۴۶) سیدنا عمرو بن العاصؓ نے ایک دفعہ سیدنا حسینؓ کو دیکھ کر فرمایا: **رای الحسين فقال هذا احب اهل الارض الى اهل السماء اليوم** (۴۷) حضرت اسامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر اور حضرت حسنؓ کو دوسری ران پر بٹھا کر چمٹاتے، پھر کہتے، اے اللہ۔ میں ان پر رحم کرتا ہوں، تو بھی ان پر رحم فرما۔ (۴۸) ایک دفعہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے اور حسنینِ کریمین، کھیلتے کودتے آپ کی پشت پر بیٹھ جاتے تھے، صحابہ کرام نے دونوں کو ہٹانے کی کوشش کی، جب آپؐ نے سلام پھیرا تو فرمایا، ان کو چھوڑ دو، میرے ماں باپ قربان جائیں، جو مجھ سے محبت رکھتا ہے، وہ دونوں سے ضرور محبت رکھے۔ (۴۹)

الغرض یہ کہ نبی ﷺ نے اپنی آل خصوصاً حسنینِ کریمین سے محبت کرنے کا حکم دیا، ان سے نفرت کرنے والے سے خود نفرت فرمائی، انہیں جنتی نوجوانوں کا سردار قرار دیا، ان سے بغض رکھنے والوں کو جہنمی قرار دیا۔ فلہٰذا اہلِ بیت سے محبت جزوِ ایمان ہے اور ان کی محبت میں غلو، تباہیِ ایمان ہے۔

## ۱۲۔ حدیثِ دُرود:

امتِ محمدیہ کو جو درود سکھایا گیا ہے، اس میں بھی آلِ رسول کی عظمتِ شان نمایاں ہے۔ **اللهم صل على محمدٍ وعلى آل محمدٍ...** (۵۰)

## ۱۳۔ صحابہؓ واہلِ بیتؓ کے اپنے کردار و عمل سے استشہاد:

آنحضرتؐ کی صحبتِ طیبہ اور تزکیہ و تربیت نے صحابہ کرامؓ میں بارش کی طرح متعدد اثرات و صفات پیدا کیں۔ چنانچہ شخصی طور پر ایک ایک صحابی کی زندگی پر نگاہ ڈالی جائے تو اس میں کوئی نہ کوئی امتیازی وصف ضرور نظر آئے گا۔ آپ کے یارِ غار و مزار حضرت ابوبکرؓ، اگر صدیقین کے امام اور عتیق ہیں تو حضرت عمرؓ عادلوں کے سرتاج اور فاروقِ اعظم ہیں۔ حضرت عثمانؓ، سب امت سے بڑھ کر سخی، حیادار اور ذوالنورین سے ملقب ہیں، تو حضرت علیؓ شجاعت وقضاء میں ضرب

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

المثل ہیں۔حضرت زبیر بن عوامؓ حواری رسولؐ سے مشرف ہیں،تو حضرت طلحہؓ،آپ کے محافظ اور پاسبانی میں ممتاز ہیں۔سعد بن ابی وقاصؓ،اسلام کے پہلے تیرانداز،شہسوارِ اسلام اور فاتح کسریٰ ہیں،تو حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ امانت دار تاجروں میں سے ہوکر آپ کے مصاحبِ خاص ہیں۔فاتح شام حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ اس امت کے امین سے ملقب ہیں تو عشرہ مبشرہ کی ایک اور شخصیت سعید بن زیدؓ تقویٰ وعبادت میں عالی مقام ہیں۔حضرت سلمان فارسیؓ،حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت مقداد بن اسودؓ کی جنت مشتاق ہے،تو حضرت حسنؓ وحسینؓ،نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں اور حضرت بلالؓ جنت میں چہل قدمی کرنے والے اور مؤذنِ رسول ہیں۔حضرت خالد بن ولیدؓ اللہ کی ننگی تلوار اور فاتحِ اسلام ہیں تو فاتحِ مصر حضرت عمرو بن العاصؓ،حضرت امیر معاویہؓ،حضرت مغیرہ بن شعبہؓ،اور زیاد بن ابی سفیانؓ تدبیر وسیاست میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

حضرات ابوالدرداءؓ،عبداللہ بن عمرؓ،عبدالرحمن بن ابو بکرؓ،زہاد اور متقیوں کے امام ہیں تو عمِ رسول حضرت حمزہؓ سید الشہداء ہیں۔حضرات عمار بن یاسرؓ،خباب بن ارتؓ،اور صہیب رومیؓ اسلام کی راہ میں اذیتیں اٹھانے والے مشہور ہیں تو حضرات ابوہریرہؓ،انسؓ،ابوسعید خدریؓ،ام المومنین عائشہؓ،اور عبداللہ بن عمرؓ وغیرھم رواۃِ حدیث اور مبلغین دین وشریعت میں صفِ اول میں ہیں۔

خلفاءِ اربعہ،عبادلہ اربعہ،ابوموسیٰ اشعریؓ،ومعاذ بن جبلؓ علماء وفقہاء کے امام ہیں تو ابن عباسؓ حبرِ امت اور ترجمان القرآن ہیں۔عام صحابہ کرامؓ نے دعوتِ دین کی خاطر دشت وجبل کی خاک چھانی ہے تو اہلِ بیتؓ نبوی،امہات المومنینؓ نے اپنے گھروں میں درس گاہیں کھول کر دین کے ایک تہائی حصہ کی امت کو تعلیم دی ہے۔

غرض یہ کہ ہر ایک صحابیؓ،جو صحابیت کے شرف سے سرفراز ہے،غیر صحابی سے،چاہے وہ کتنا ہی زاہد ومتقی کیوں نہ ہو،بدرجہا افضل واشرف ہے۔ان حضرات کو نیک اعمال اور نصرت ومعیتِ نبویؐ کی وجہ سے بار بار جنتِ نعیم اور رضوانِ خداوندی کا تمغہ ملا ہے،وہیں انہیں مغفرت وعفو کی بار بار خبر دے کر معافی کا پروانہ بھی عطا کیا گیا ہے۔

**قال علیؓ الله الله فی اصحاب نبیکم ﷺ فانه اوصی بهم. (۵۱)**

''سیدنا علیؓ فرماتے ہیں۔اپنے نبی ﷺ کے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا،اللہ سے ڈرتے رہنا کیوں کہ آپ نے ان کے حفظِ حقوق کی وصیت فرمائی ہے۔''

صحابہ کرامؓ پر حضور ﷺ کی تنقید کی حکایت بھی اکابر صحابہ کے ہاں ممنوع تھی،چنانچہ سنن ابوداؤد میں ہے کہ عہدِ فاروقی میں حضرت حذیفہؓ اور حضرت سلمانؓ مدائن میں عہدوں پر فائز تھے۔حضرت حذیفہؓ اپنے احباب کی مجلس میں ایسی باتیں سناتے جو کبھی غصہ میں حضور نے اپنے بعض صحابہ کو سے کہیں۔حضرت سلمانؓ کو ان کا پتہ چلتا،وہ اس کو ناپسند کرتے،اور تصدیق نہ کرتے تھے۔حضرت حذیفہ نے شکایت کی کہ آپ میری روایت عن الرسول کی تصدیق نہیں کرتے تو حضرت سلمان نے فرمایا کہ حضورؐ کبھی غصہ سے صحابہؓ سے بولتے تو کبھی خوش بھی ہو جاتے تھے،کیا آپ اس سے باز نہ آئیں گے کہ کچھ

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

صحابہ کے متعلق بغض اور کچھ کے متعلق محبت لوگوں میں پیدا کر کے اختلاف اور فرقہ بندی ڈالیں۔ حالاں کہ میں نے حضور کا خطبہ سنا ہے کہ ''میری امت کے جس آدمی کو میں نے برا بھلا کہا یا غصہ میں لعنت کی تو میں بھی آدم کا بیٹا ہوں، ان کی طرح مجھے غصہ آتا ہے، اے اللہ تو نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا تو قیامت کے دن اس بدگوئی کو ان کے حق میں رحمت بنا دے۔ خدا کی قسم حذیفہ اگر اب تم باز نہ آئے تو میں عمرؓ کو شکایت لکھوں گا۔(۵۲)

## تابعین و بزرگان امت کے فرامین:

حضرات صحابہ کرامؓ پر تنقید، ان کی عیب جوئی اور اس کی شکایت کا یہ رویہ عہدِ صحابہ سے لے کر آج تک، امتِ مسلمہ کے اس اجماعی عقیدہ کے خلاف ہے کہ، سب صحابہ کا ذکر بھلائی سے کرنا واجب ہے، ان پر طعن و تشنیع حرام ہے۔ مولانا عبدالعزیز پڑہاروی لکھتے ہیں: سلف سے لے کر خلف تک تمام علمائے اہل السنۃ والجماعۃ کا متفقہ اجماع چلا آ رہا ہے کہ سب صحابہ کرامؓ کا ذکر صرف اچھائی سے کرنا واجب ہے، اور تمام اہل السنۃ والجماعۃ اس پر متفق ہیں کہ مشاجرات کی بعض ثابت روایات کی بھی تاویل کی جائے تا کہ عوام وسوسہ اور شکوک سے محفوظ رہیں اور جو قابلِ تاویل نہ ہوں تو وہ مردود ہیں، کیوں کہ صحابہ کرامؓ کی فضیلت، حسنِ سیرت، اتباعِ حق نصوصِ قطعیہ اور اہلِ حق کے اجماع سے ثابت ہے تو اخبارِ احاد خصوصاً متعصب افترا پرداز روافض کی روایات اس کا کیسے مقابلہ کر سکتی ہیں۔(۵۴)

ابن دقیق العید اپنی کتاب ''العقیدہ'' میں رقم طراز ہیں:

> ''صحابہ کرامؓ کے آپس میں جو اختلافات منقول ہیں، ان کا ایک حصہ بالکل جھوٹ اور باطل ہے، جو قابلِ توجہ ہی نہیں۔ اور جو کچھ صحیح ہے، اس کی ہم بہتر تاویل ہی کریں گے کیوں کہ رب تعالیٰ کی جانب سے ان کی تعریف مقدم ہے اور مابعد کا منقول کلام قابلِ تاویل ہے۔ مشکوک اور موہوم چیز ثابت شدہ اور یقینی چیز کو باطل نہیں کر سکتی۔ یہ عقیدہ محفوظ کرلو۔'' (۵۵)

شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں کہ: ہم نہایت ہی تلاش اور تتبع سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ تمام صحابہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ حضورؐ کی طرف خلافِ واقع بات منسوب کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور وہ اس بات سے بہت احتراز کرتے تھے۔(۵۶)

## عقلی دلائل:

اصحابِ انبیاءؑ کی باقی امت پر فضیلت کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ کسی نبی کی بعثت کے وقت اس کی جمیع امت اس کے سامنے یا روئے زمین پر موجود نہیں ہوتی۔ اس لیے جو لوگ اس نبی پر اولاً ایمان لاتے ہیں، اور آپ کے ساتھ دعوتی میدان میں جانی و مالی قربانیاں دیتے ہیں، تو نبیؑ وقت اپنے ان اصحاب و اہلِ ایمان کا ہر قسم کی روحانی و اخلاقی برائیوں سے تزکیہ نفس فرماتا ہے اور انہیں تعلیم و تربیت دے کر آئندہ نسلوں اور بقایا امت کے لیے دین الٰہی کا مبلغ اور معلم تیار کر کے دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے نبی کی امانت یعنی تعلیماتِ ربانی کو بلاکم و بیش باقی امت تک پہنچاتے ہیں۔ اس طرح یہ

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حضرات اپنے نبی اور اس کی بقیہ امت کے درمیان تبلیغِ دین کا اہم واسطہ اور مضبوط کڑی ہوتے ہیں۔ امت کے ذمے لازم ہوتا ہے کہ وہ ان پر اعتماد کرکے ان کی بات غور سے سنے اور ان کے نقشِ قدم پر چل کر راہِ ہدایت پر مستقیم رہے۔ اگر امت ان سے اعتبار اٹھالے یا تعلیماتِ نبویؐ کے ان اولین راویوں پر نقد و جرح شروع کردے تو وہ امت اپنے نبی کی تعلیمات ہرگز حاصل نہ کرسکے گی۔ بلکہ اس امت کے دین کی ساری عمارت، بنیاد ہی سے منہدم ہوجائے گی اور وہ کبھی بھی اصحابِ نبی پر بد اعتمادی اور ان کی عدالت وثقاہت پر نقد و جرح کی وجہ سے راہِ حق نہیں پاسکتی۔

صحابہ کرامؓ سے حسنِ عقیدت رکھنا اور ان پر طعن و تنقید سے روکنا واجب ہے۔ اس لیے کہ حضورﷺ نے خطہ عرب میں انھی صحابہ کرامؓ کو کتاب وحکمت کی تعلیم و تربیت دے کر اور تزکیہ نفس کرکے تمام دنیا اور آنے والی نسلوں کے لیے مبلغ تیار کیا اور انھوں نے ہی وحی ربانی اور تعلیماتِ نبویؐ کو تمام دنیا میں پھیلایا۔ وہ قرآن وحدیث کی صداقت کے عینی گواہ اور اوّل راوی ہیں۔ اگر ان کی عدالت مشکوک وغیر معتبر ہو یا ان کی عدالت مشکوک وغیر معتبر ہو یا ان پر طعن و تشنیع کا دروازہ کھولا جائے تو یقیناً اس کی لپیٹ میں سارا دین اسلام آجائے گا، کیوں کہ وہ اوّلین گواہوں اور اصل رواۃ کی مجروحیت کی وجہ سے مجروح اور ناقابلِ اعتراض ٹھہرے گا۔ محدث جوینیؒ اور اکابر محدثین نے یہی بات بیان کی ہے۔ (۵۷)

مزید مثال ملاحظہ ہو کہ ایک عارفِ ربانی کامل مرشد کے لاکھوں مریدین ہوں جس نے مدتِ دراز تک ان کا تزکیہ نفس کرکے ہر قسم کے روحانی امراض اور رذیل خصائل سے پاک کیا ہو مگر ان لاکھوں میں سے اپنے خاندان کے دو چار افراد کے سوا سب کو ہی خود غرض، دنیا کے حریص اور برائیوں کے دلدادہ تصور کیا جائے تو یہ دراصل عارفِ ربانی کی سب محنت اور تزکیہ نفس پر پانی پھیرنا اور اسے نااہل ثابت کرنا ہے۔ خالقِ انسانیت نے تمام عالم کی ہدایت واصلاح کے لیے نبیﷺ کو مبعوث فرمایا۔ چند افراد کے علاوہ باقی تمام کو ناقابلِ قبول ٹھہرانا، دراصل معلمِ انسانیتؐ کو نعوذ باللہ ناقابل ٹھہرانے کے مترادف ہے۔

## اہلِ بیت وصحابہ کرامؓ کی دینی حیثیت اور امتِ مسلمہ کی ذمہ داریاں:

اس ضمن میں چند نکات حسب ذیل ہیں:

### ا۔ اہلِ بیت وصحابہؓ سے محبت ومودت اور ان کا احترام وتعظیم:

صحابہؓ کے احسانات وخدمات کا تقاضا ہے کہ ان سے محبت کی جائے، ان کا احترام واکرام ملحوظ رکھا جائے۔ ان کی تعظیم وتکریم کو قلب وروح میں جاگزیں کیا جائے۔ ان کے بارے میں قیل وقال سے احتراز کیا جائے۔ ان کے مقامِ رفیع کے بارے میں شکوک وشبہات کو دل میں جگہ نہ دی جائے۔ ان کے اسوہ وتعامل کو اپنے لیے نمونہ سمجھا جائے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ جب حضورﷺ کا وقتِ ارتحال قریب آیا تو صحابہؓ نے عرض کیا یارسول

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اللہؐ ہمیں کوئی نصیحت کیجیے،تو آپ نے فرمایا میں تمہیں سابقین اولین مہاجرین (اور انصار) کے بارے میں اوران کے بعد ان کے بیٹوں کے بارے میں حسنِ سلوک (اور رعایتِ آداب) کی وصیت کرتا ہوں اگرتم ایسا نہ کروگے تو تمہارے فرائض و نوافل قبول نہ ہوں گے۔(۵۸)

## ۲۔اہلِ بیت وصحابہؓ کی عزت وآبرو کا تحفظ:

اگرکوئی ان کی عزت وآبرو کے درپے ہوتو ان کی عزت وآبرو کا دفاع کیا جائے۔قول وفعل اور کسی بھی ذریعے سے ان کے حقوق کی پامالی سے اجتناب کیا جائے اور دوسروں کو بھی اس سے روکا جائے اور اسے ایک دینی فریضہ سمجھا جائے۔

ایک موقع پر آپ نے فرمایا: جب علم نجوم کا ذکر ہوتو تصدیق سے رک جانا اور جب میرے صحابہ کا ذکر ہوتو بدگوئی سے رک جانا۔(۵۹)

صحابہؓ کی کے بارے میں بدگوئی آنحضورﷺ کی نظر میں قبیح ترین افعال میں سے ہے۔آپ نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں تو ان کو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔(۶۰)

ایک اور روایت میں ہے:

"من سبّ اصحابی فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین" (۶۱)

''جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔''

اس مضمون کی متعدد روایات ہیں۔اسی طرح آنحضورﷺ نے اپنے اہلِ بیت سے محبت ومودت کی تعلیم دی ہے۔ صحابہ واہلِ بیت سے محبت میں اعتدال ومیانہ روی کا دامن تھاما جائے،اوران کی بے توقیری سے اپنے دامنِ ایمان کا داغدار نہ کیا جائے۔

## ۳۔جھوٹے الزامات ودروغ گوئیوں کا ازالہ:

ان کی طرف منسوب جھوٹے الزامات،دروغ گوئی کے ذریعے ان پر لگائی گئی تہمتوں کا ازالہ کیا جائے،اوران کی ذات کو مزکی ومصفی بنا کر حقیقت کے آئینے میں پیش کیا جائے۔مزید یہ کہ جو ان کی شان میں غلو کرے،ان کے بارے میں افراط وتفریط کا شکار ہو،اس کی بھی تردید کی جائے اور اسے گمراہی سے بچایا جائے۔اس لیے کہ اہلِ بیت وصحابہ کو ان کی شان سے بڑھانا،اس میں غلو کرنا بھی ان کو ایذا دینے کے مترادف ہے۔لہٰذا اس معاملے میں حق گوئی سے کام لیا جائے۔

## ۴۔صلوٰۃ وسلام بھیجنا:

ایک حق یہ کہ مختلف اوقات میں ان پر درود وسلام بھیجنا،امت کے لیے مشروع قرار دیا گیا ہے۔جیسے ارشاد ہوا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (۶۲)

''اہل سنت والجماعت کا طریقہ ہے کہ وہ آنحضورﷺ پر درود بھیجتے ہوئے،آپ کے آل واصحاب کو بھی اس

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں شامل کرتے ہیں۔اسی کی انہیں تعلیم دی گئی ہے۔(صلی اللہ علیہ وعلی وسلم)۔''

## ۵۔اہلِ بیت وصحابہؓ کے عمل کی اتباع:

صحابہؓ کا تذکرہ ایک 'اسوہ' اور 'نمونہ' کے طور پر بھی ہمارے ہاں ہوتا ضرور ہے،اور اقتدائے صحابہ کی تاکیدیں بھی ہوتی ہیں۔تاہم بیشتر تلقینیں صحابہؓ جیسا 'سیرت وکردار' اپنانے کے حوالے سے مخصوص ہوتی ہیں۔تاہم اصولِ دین یہ ہے کہ عقائد،اعمال،تزکیہ نفس کے لیے اختیار کردہ طریقے،شریعت (وطریقت)،اور اصول ومبادی وغیرہ امہات المسائل میں فہمِ صحابہ کو ہی معیار بنایا جائے۔صحابہؓ کے بعد ظاہر ہونے والے محدثات امور کو بدعت جان کر ان سے احتراز اور ممانعت کی جائے،خواہ وہ کتنے ہی بڑے بڑے بزرگوں کے ہاں ہی کیوں نہ پائے جائیں۔کتاب وسنت کے معانی اور مفہومات اور اصولِ استدلال کی بابت اصل کسوٹی،صحابہؓ ہی ہیں۔تعبیرِ دین کے حوالے سے 'اصحابِ رسول اللہ' کا فہم ہی معتبر ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی مشہور حدیث ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا: میری عمر تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ،ایک جماعت کے سوا سب جہنم میں جائیں گے،صحابہ کرامؓ نے کہا،اے اللہ کے رسول وہ کون سی جماعت ہے، آپ نے فرمایا۔وہ اس راستے کی پیروکار جماعت ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔(۶۳)

☆ **علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین،تمسکوا بھا و عضوا علیھا باالنواجذ...** (۶۴) (تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی پیروی لازم ہے،ان کو خوب تھام لو بلکہ داڑھوں سے مضبوطی سے تھام لو)

صحابہ کا فہمِ دین معیارِ حق ہے،مختلف فیہ مسائل میں ان کے مقابل کسی قول کی کوئی حیثیت نہیں۔دین کے فہم وتفسیر کی پوری عمارت،مدرسئہ صحابہ کو بنیاد مان کر آگے چلتی ہے۔تیئیس سال کی محنت سے مبعوثِ خداوندیؐ نے قیامت تک کی انسانی ضروریات کے پیشِ نظر،ان عظیم نفوسؓ کی ایک عظیم تعداد کو ربع صدی تک رات دن کی ٹریننگ دے کر،اور اپنی نگرانی میں کچھ خاص مراحل سے گزار کر ان کو وحی کے فہم اور استعیاب کے قابل بنایا اور اپنی تیار کردہ اس خصوصی جمعیت کو بعد کی نسلوں کے لیے ایک ''فاؤنڈیشن'' کی صورت دے گئے۔وحی کے ساتھ تعامل کے معاملہ میں اب جو پیمانے آگے چلیں گے،اس کو بنیاد بنا کر چلیں گے۔

## ۶۔اہلِ بیت کا مالِ غنیمت میں پانچواں حصہ:

اہلِ بیت کا ایک حق یہ کہ قرآنِ حکیم کی ہدایت کے مطابق،مالِ غنیمت میں پانچواں حصہ ان کو دیا جائے۔(۶۵)

## ۷۔زکوٰۃ وصدقہ کی حرمت:

اہلِ بیت کا ایک حق یہ ہے کہ ان کو صدقہ وخیرات دینا یا ان کا صدقہ وخیرات لینا جائز نہیں ہے۔

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

## صحابہؓ کی تعظیم میں امت کا اہتمام:

ہر دور میں دینی، اخلاقی اور شرعی تقاضوں کے تحت ''اکرامِ صحابہؓ '' کے عقیدے کا تحفظ کیا گیا ہے، اوران کی عزت و تکریم کو واجب قرار دے کر خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دی گئی ہے۔ امت کے اجلہ علماء نے طاعنین کے جوابات دیئے۔ ہر طرح ان کی عزت کے بقاء وتحفظ کی خاطر جہاد جاری رکھا اور اسی کا انہیں حکم تھا۔ چنانچہ خطیب بغدادی نے ''الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع'' میں مرفوعاً روایت کی ہے کہ آنحضورﷺ نے فرمایا:

> ''جب فتنے ظاہر ہو جائیں یا یہ کہا کہ جب بدعتیں ظاہر ہو جائیں اور میرے صحابہ پر طعن وتشنیع کی جائے تو عالم پر فرض ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ اس کی کسی قسم کی فرضی اور نفلی عبادت قبول نہ کرے گا۔'' (٦٦)

صحابہؓ سے محبت وتعظیم کے ساتھ ساتھ ان کے اقوال وتعامل کو شریعت کے اہم ماخذ کی حیثیت دی گئی۔

## اہلِ بیت سے محبت وتعظیم کے شواہد:

صحابہ کرامؓ، خاندانِ رسولؐ کا خصوصی احترام کرتے تھے۔ خلیفہ رسول سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ، جب عمِّ رسول سیدنا عباسؓ بن عبدالمطلب کو دیکھتے تو احتراماً اپنی سواریوں سے نیچے اتر پڑتے تھے۔ سیدنا عمر فاروقؓ نے اپنے دورِ خلافت میں صحابہ کرام کے عطیات مقرر کیے تو اپنے سیکرٹری سے فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت رسولِ اکرمﷺ کے خاندان کے افراد کے نام لکھواوران میں آپ کی بیویوں کے بعد بنی عبد مناف کے نام لکھواوران میں سے پہلے حضرت علیؓ اور پھر حسنؓ و حسینؓ کے نام لکھو۔ چنانچہ آپؓ نے سیدنا علی المرتضیٰؓ کے لیے پانچ ہزار، سیدنا حسن کے لیے چار ہزار اور سیدنا حسین کے لیے تین ہزار دینار مقرر کیے۔

ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حضرت حسن بن علیؓ سے ملاقات ہوئی، ابو ہریرہؓ نے حسن بن علیؓ کو مخاطب کر کے کہا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ رسول اللہﷺ نے آپ کے بطن مبارک کو بوسہ دیا ہے، لہٰذا میں آپ کو درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم اپنے بطن مبارک کا وہ حصہ کھول دیں جس حصہ پر اللہ کے رسول نے بوسہ دیا تھا تا کہ میں بھی اسے چومنے کی سعادت حاصل کرسکوں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے وہ حصہ کھولا اور حضرت ابو ہریرہ نے بوسہ لیا۔ ۵۳ صحابہ کرامؓ، اہلِ بیت کی عظمت کے پیشِ نظر، دل و جان سے ان کا احترام کرتے تھے اوران کا حق پہچانتے تھے اوران سے تعلق جوڑنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔

## اہل بیت اور صحابہؓ کی تاریخ کے مطالعہ کا اسلوب اوراس سلسلے میں شبہات کی تردید کے اصول وضوابط:

۱۔ اہلِ بیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں گفتگو کرتے وقت قرآنِ کریم اور حدیثِ نبویﷺ کے منہج اور اسلوب کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ روایت کے صحیح ہونے کا اہتمام کیا جائے، اس میں تساہل نہ برتا جائے۔ تاریخِ اسلامی کے قابلِ اعتماد اور نا قابلِ اعتماد مصادر کا علم ہونا چاہیئے۔ حدیث کی طرح اہلِ بیت واصحاب رسول کی

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تاریخ بھی ہمارا دین ہے، ان کے بارے میں بھی تحقیق وتفتیش کا وہی معیار ملحوظ رکھا جائے جو حدیث وسیرت کے واقعات کے بارے میں ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

۲۔ بعض کتب میں ضعیف روایات وآثار کثرت سے موجود ہیں، یہ جھوٹ وافتراء ہیں، انہیں موضوع سمجھتے ہوئے قطعاً نظرانداز کردیا جائے۔سنداً باطل اور متناً منکر روایات کی حامل کتب کے بارے میں چوکنا رہا جائے۔اسی طرح ان کے فضائل میں گھڑی گئی موضوع روایات سے بھی اجتناب کیا جائے، کہ انہیں اپنی رفعتِ شان کے لیے ان روایات کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۔ اہلِ بیت واصحابِ کرام کے فضائل ومحاسن پر مشتمل روایات کو جھوٹوں اور الٹ پھیر کرنے والوں نے، ان کے عیوب اور مذمتوں میں بدل دیا ہے۔ان تعبیرات وباطل تاویلات سے چوکنا وہوشیار رہا جائے۔

۴۔ واقعہ وروایت کی اصل تو صحیح ہو لیکن اس میں مطاعن ومثالبِ صحابہ کے حوالے سے کچھ من گھڑت اور جھوٹی باتیں شامل کردی جائیں جیسے سقیفہ بنی ساعدہ کا واقعہ۔اس سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

۵۔ صحابی سے بعض غلطیاں سرزد ہوسکتی ہیں، ضرورت ہے کہ ان کا صحیح پس منظر سامنے رکھتے ہوئے اس عمل کے خاتمہ بالخیر کو بھی پیشِ نظر رکھا جائے۔خودغرض لوگ ان غلطیوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ان روایات میں سے صرف ان ہی چیزوں کو قبول کریں، جن کی نسبت صحابہ کرامؓ کی طرف صحیح ہو۔ان کی قدروقیمت میں غلو یا تنقیص نہ ہو۔حقائق کو خوش آمدید کہنا چاہیے اگرچہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو، جھوٹ، خرافات، من گھڑت کہانیوں اور مسابقہ آرائیوں سے پناہ مانگنی چاہیئے، چاہے اس کے مصادر کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔

۶۔ اہل بیت کے بلند مقام کی وجہ سے بعض دشمنان اسلام نے ان کے فضائل میں حدیثیں گھڑیں۔ان موضوعات، روایات وآثار سے چوکنا رہا جائے۔

۷۔ اہل بیت کے حق میں فضائل ثابت کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہی صرف ان فضائل کے حق دار ہیں اور یہ فضائل انہی کے ساتھ مخصوص ہیں، کسی شرف سے تخصیص کا مطلب دوسرے سے اس خاصیت کی نفی نہیں ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض آل بیتؓ کے ایسے امتیازات ہیں جن میں ان کا کوئی شریک نہیں، اسی طرح بعض صحابہؓ کی کئی خصوصیات ہیں، جن میں ان کا کوئی سہیم نہیں۔

۸۔ یہ بات بھی ذہن نشین رکھی جائے کہ وہ بشر تھے اور ان سے غلطی بھی ہوسکتی تھی، انہیں علم الغیب اور اس طرح کی دوسری الوہی صفات میں شریک نہ کیا جائے۔

۹۔ اہلِ بیت وصحابہ کرامؓ کے دل ایک ہی کلمے پر جمع تھے۔وہ آپس میں بریشم کی طرح نرم تھے۔ان کو حریف ودشمن دکھانے والی روایتوں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ ایک شاعر نے سچ کہا ہے:

**حب الصحابة والقرابة سنةٌ.القى بها ربى اذ احيانى ؛ فئتان عقدهما شريعة احمدٍ.**

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

**بابی و امی ذالک الفئتان**

''(صحابہ اور نبی ﷺ کے رشتہ داروں کی محبت سنت ہے میرے پروردگار نے یہ محبت اس وقت ڈال دی تھی جب اس نے مجھے پیدا کیا؛ یہ ایسی دو جماعتیں ہیں جن میں باہمی تعلق اور ربط، احمد ﷺ کی شریعت ہے، ان دو جماعتوں پر میرے ماں باپ قربان۔''

**فئتان سالکان فی سبل الھدی. و ھما بدین اللہ قائمتان ؛ فکانما آل النبی و صحبہ.**

**روحٌ یضم جمیعھما جسدان**

''یہ دونوں ہدایت کے راستے پر گامزن ہیں، اور یہ دونوں اللہ کے دین کے لیے دو، ستون اور پایوں کی طرح ہیں؛ اہلِ بیت وصحابہ گویا، دو قالب ایک جان ہیں۔''

## نتیجہ بحث:

اہلِ بیتؓ وصحابہ کرامؓ کے مقام رفیع پر قرآن کی متعدد آیات، احادیث، اقوال وآثار، اور خود صحابہ واہل بیت کے احوالِ سیرت وصفاتِ کردار، شاہد وعادل ہیں۔ قرآنِ حکیم نے جابجا ان کی قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے ان کو اپنی دائمی رضامندی سے نوازا ہے اور قطعی جنتی ہونے کی خوشخبری دی ہے۔ ان کے ایمان، ہجرت، نصرتِ دین، غزوات میں شرکت، شہادت، انفاق فی سبیل اللہ، شعائرِ اسلام کی پابندی، وغیر ہا ہر کام کی علت اپنی رضا جوئی بتایا ہے۔ ان کے مقام و مرتبہ کی اہمیت وفضیلت اور شرف وسعادت کا اولین واہم ترین سبب یہی ہے کہ وہ ہادیِ عالمؐ کے تربیت یافتہ وفیض یافتہ تھے۔ اس مقدس جماعت کے ہر ایک فرد کو اپنی حیات کا کچھ حصہ، کچھ دن، یا چند لمحات، فخرِ کائناتؐ کی خدمت اور زیارت وصحبت کے میسر آئے۔ یہی کمال اور اختصاص، ان کے مرتبۂ عالی کا نہ صرف سبب ہے، بلکہ نتیجہ بھی۔ قرآن کی آیات میں ان کے بیان کردہ مقام ومرتبہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ انہیں دستِ قدرت نے حقوقِ مصطفےؐ کی پاسداری کے لیے ہی بنایا وسنوارا، اور رسولِ اعظمؐ نے اپنی صحبت سے ان صفات کا مرقع بنایا۔ ان کے حقوق کا تذکرہ دراصل، حقوقِ مصطفیؐ کا تذکرہ ہے۔ صحابہ واہل بیت، منسوباتِ رسولؐ ہیں۔ ان کی صفات، صفاتِ نبویؐ ہی کا پرتو وعکس ہیں۔ ان کے مرتبہ ومقام کا اقرار واظہار اور ان کے تعامل سے ضوفشانی کے ذریعے معاشرے کی اصلاح واستحکام کی تدابیر عمل میں لائی جاسکتی ہیں۔ ان سے متعلق شبہات کا ازالہ، فی الاصل ذاتِ نبویؐ سے شبہات کے ازالے کے مترادف ہے۔ ضرورت اس امر کی بھی ہے صحابہ واہلِ بیت کی عزت وتکریم کے بارے میں حمیتِ دینی کو بروئے کار لایا جائے، ان سے شبہات واعتراضات کو رفع کیا جائے۔ نیز اس 'خیر القرون' کو 'فہمِ دین کے معیار' کے طور پر لیا جائے۔ ان کے ایمانی مراتب، دین وبانیِ دینؐ کے لیے ان کی لازوال وبے مثال قربانیوں کے اعتراف کے لیے، 'دین میں ان کے مقام و مرتبہ' کو علمی سیمینارز اور کانفرنسز کا عنوان بنایا جائے۔ اس عمل کو دینی، علمی اور معاشرتی ضرورت سمجھا جائے۔

**اللھم انا نسئلک ان تجمعنا بالحبیب ﷺ واصحابہ و اھلِ بیتہ و ازواجہ فی جنات النعیم و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین**

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

# حواشی وحوالہ جات

۱. النووی، شرف الدین: التقریب والتیسیر، باب معرفة الصحابة، ۱ / ۲۱؛ عسقلانی، ابن حجر: فتح الباری، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل اصحاب النبیﷺ، دارالفکر، بیروت، ۷/ ۳؛ الجزری، ابن الاثیر: جامع الاصول من احادیث الرسول، مکتبه دارالبیان، بیروت، ۱۹۷۲ء، الباب الثالث،فی ذکر العشرة من الصحابة، ۱۲/ ۱۱۸

۲. ابن العربی، احکام القرآن،دارالکتب العلمیة، بیروت، ۳/۲۲۳

۳. الاحزاب: ۳۴

۴. الشوری: ۲۳

۵. مسلم: الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی ابن ابی طالب، رقم ۴۴۲۵

۶. آل عمران: ۱۱۰

۷. بخاری: الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب فضائل اصحاب النبیﷺ، رقم: ۳۳۷۷

۸. مسلم: الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابه، باب فضل الصحابة عنهم، رقم ۴۶۰۴

۹. النسائی: السنن الکبری،دارالکتب العلمیة، بیروت، ۱۹۹۱ء، ۵/ ۳۳۸

۱۰. ان الله نظر فی قلوب العباد.... الی آخر الحدیث. طبرانی: المعجم الکبیر، ۸/ ۱۲، رقم ۸۵۰۴؛ الطیالسی، المسند، ما اسند عبدالله بن مسعود، رقم ۲۴۶، دارالمعرفة، بیروت، ۱/ ۳۳

۱۱. الانفال: ۶۴

۱۱(ب)۔مفتی محمد شفیع: معارف القرآن، ادارة المعارف کراچی، ۲۰۱۱، ۴/۲۷۹

۱۲۔(الف)البینة: ۸

۱۲۔(ب)۔محمدرسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من الله و رضواناً سیماهم فی وجوههم من اثر السجود..الخ

۱۳. الحجرات: ۷

۱۴. البقرة: ۱۴۳

۱۵. الشاطبی: الموافقات، دارابن عفان، مصر، ۱۹۹۷ء، ۴/ ۷۴

۱۶. آلِ عمران: ۱۰۱

۱۷. ابن القیم: اعلام الموقعین ۴/ ۱۳۴

۱۷(ب). البقرة: ۱۳۷

۱۸. الواقعه: ۱۰، ۱۲

۱۹. الفتح: ۱۸

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۰.(الف)الانفال: ۷۴
۲۰.(ب) الحدید: ۱۰
۲۱. التوبة : ۱۱۹
۲۲(الف).الحشر : ۸
۲۲(ب). المجادلة: ۲۲
۲۳. الفتح: ۲۹
۲۴. التوبة: ۸۸
۲۵. التوبة : ۱۱۸
۲۶۔ التحریم: ۸
۲۷. سرفراز خان صفدر: (تعارف کتاب فضائل صحابہ کرام از مہر محمد میانوالوی)، مکتبہ عثمانیہ، گوجرانوالہ۔۱۹۸۱ء، ص ۶
۲۸. التوبة: ۱۰۰
۲۹. یوسف: ۱۰۸
۳۰. سورة النمل: ۵۹
۳۰. الف. الشوریٰ: ۲۳
۳۰ ب. مسلم: الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی ابن ابی طالب، رقم ۴۴۲۵
۳۱. ابن عبدالبر: جامع بیان العلم و فضله، ۲ / ۹۲۵
۳۲(الف).بغدادی، خطیب: الکفایة فی علم الروایة، ص ۴۸
۳۲. (ب)شرح عقیده طحاویه: ص ۵۳۲
۳۳. ابن ماجه: السنن، باب فی فضل ابی بکر الصدیق، رقم: ۹۴، ۱/ ۳۸
۳۴. ابن ماجه: السنن، باب اتباع سنة الخلفاء الاشدین، رقم: ۴۲، ۱/ ۳۸
۳۵. ابوداود: السنن، کتاب الادب، باب فی رفع الحدیث من المجلس، رقم:۴۲۱۸
۳۶. بخاری: الجامع الصحیح،کتاب المناقب، باب قول النبی لو کنت متخذاً خلیلاً، رقم: ۳۳۹۷
۳۷. تبریزی، خطیب: مشکوٰة، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابهؓ، (ملا علی قاری: مرقاة، ۱۷ / ۳۰۹)
۳۸. ترمذی: الجامع، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبی ﷺ، رقم: ۳۷۹۷
۳۹. ترمذی: الجامع، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبی ﷺ، رقم: ۳۸۰۰
۴۰. بخاری: الجامع الصحیح، باب حسن المعاشره فضل عائشه
۴۱. ابن حجر: فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، رقم ۳۵۴۲، ۸/ ۹۷۸
۴۲. بخاری: الجامع الصحیح، کتاب فضائل اصحاب النبیﷺ ، باب مناقب الحسن والحسین، رقم : ۳۴۶۷
۴۳. بخاری: الجامع الصحیح، کتاب فضائل اصحاب النبیﷺ ، باب مناقب الحسن والحسین، رقم : ۳۴۶۸
۴۴. بخاری: الجامع الصحیح، کتاب فضائل اصحاب النبیﷺ ، باب مناقب الحسن والحسین، رقم : ۳۴۶۶
۴۵. مستدرک حاکم، کتاب معرفة الصحابة، فضائل ابی عبدالله الحسین، رقم: ۴۸۲۱، ۳/ ۱۷۷
۴۶. ابن ماجه، باب فضل الحسن والحسین ابنی علی ابن ابی طالبؓ، رقم: ۱۴۱
۴۷. ذهبی، شمس الدین: سیر اعلام النبلاء، ۳ / ۲۸۵

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۸. ابن حجر: فتح الباری، دارالفکر، بیروت، ۸/ ۶۹
۴۹. الالبانی: السلسلة الصحیحه الالبانی،الجزء : ۷،صفحه: ۱۷۳۲، رقم: ۴۰۰۲
۵۰. مسند احمد، مسند طلحة بن عبدالله، رقم: ۱۳۹۶
۵۱. علی بن نائیف الشحود: الفتنة فی عهد الصحابة، ۲/ ۳۳
۵۲. ابوداؤد: السنن، کتاب السنة، باب النهی عن سبّ اصحاب رسول اللهﷺ، رقم: ۴۰۴۰
۵۳. حاکم، ابو عبدالله: مستدرک حاکم، کتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم، باب ومن فضائل الحسن ابن علیؓ، رقم: ۴۷۸۵
۵۴. پڑھاروی، عبدالعزیز: الناهیة عن طعن معاویة ،ص۵
۵۵. ابن دقیق العید: العقیده، ص ۵۶
۵۶. مهر میانوالوی، فضائل صحابه کرام ،مکتبه عثمانیه، گوجرانواله. ۱۹۸۱ء، ص ۵۲
۵۷. خطیب بغدادی: الکفایة فی علم الروایة، ص ۴۹
۵۸. البزار، احمد بن عمرو: مسند بزار، مسند عبدالرحمٰن بن عوف، رقم: ۱۰۲۲
۵۹. الهیثمی، نورالدین: بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث ، کتاب التفسیر، باب النهی عن الکلام فی القدر،رقم: ۷۴۲، مرکز خدمة السنة، المدینه المنوره، ۱۹۹۲ء، ۲/ ۷۸۴
۶۰. ترمذی: السنن، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبیﷺ، رقم: ۳۸۰۱، ۲/ ۲۲۷
۶۱. طبرانی: المعجم الکبیر، باب العین، احادیث عبدالله ابن عباس، ۱۲۷۰۹
۶۲. الاحزاب: ۵۶
۶۳. الترمذی، السنن، کتاب الایمان ، باب ما جاء فی افتراق هذه الامة، رقم: ۲۵۶۵
۶۴. الترمذی: السنن، کتاب العلم، باب ما جاء فی الاخذ بالسنة، رقم: ۲۶۰۰
۶۵. الانفال: ۴۱
۶۶. بغدادی، الخطیب: الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع، کتاب املاء فضائل الصحابة، باب: الله اختار نی و اختار لی اصحاباً، رقم: ۱۳۶۴، ۴/ ۷۰

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.